ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶؎ ششماہی للعہ سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۰ — مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۶ء — یوم سہ شنبہ — مطابق ۲۸ صفر ۱۳۴۵ھ — جلد

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

چونکہ جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب مرحوم نے (جن کی وفات کی خبر آگے درج ہے) خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ ان کا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ پڑھائیں۔ اس لئے جب حضور کو ڈلہوزی میں ان کی وفات کی خبر پہنچی۔ تو حضور ۳-۴ ستمبر کی درمیانی رات کو ۱۲ بجے کے قریب دارالامان تشریف لے آئے۔ اور صبح نماز جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے حضور نے حافظ احمد اللہ صاحب کی عیادت فرمائی۔ حضور ایک آدھ دن تشریف رکھیں گے۔

۴ ستمبر حضرت میاں بشیر احمد صاحب ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں ؂

نہایت مسرت کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مرزا رشید احمد صاحب کے ہاں خدا کے فضل وکرم سے فرزند متولد ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

ایک اور گراں قدر ہستی اُٹھ گئی
جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب کی وفات حسرت آیات

جماعت احمدیہ میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۲ ستمبر کی شام کو ۶۳ سال کی عمر میں لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؂

یوں تو جناب چودہری صاحب مرحوم کی صحت عرصہ سے کمزور چلی آتی تھی۔ اور کوئی نہ کوئی عارضہ لاحق رہتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے آپ کو خدمت دین کا اس قدر جوش تھا کہ سلسلہ احمدیہ کی نظارت اعلیٰ کے گراں بار فرائض سرانجام دینے میں مصروف رہتے۔ آشوب چشم سے آرام پانے کے بعد گذشتہ جولائی میں آپ نے پھر نظارت اعلیٰ کا چارج لیا۔ مگر چند ہی دن کے بعد بعض ضروری امور کے لئے آپ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ کہ اسی دوران میں علیل ہو کر اپنے قابل اور لائق بیٹے جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء

کے پاس لاہور تشریف لے آئے۔ اور اسی مقام پر داعی اجل کو لبیک کہا آہ آپ کی وفات سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مخلص فرد۔ ایک اعلیٰ خدمت گذار۔ ایک سچا فدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاص شعار صحابی کم ہو گیا۔

جناب چودہری صاحب مرحوم نے ستمبر ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور بیعت کے بعد اخلاص اور محبت میں ان کا قدم روز بروز بڑھتا گیا۔ آپ نے ۱۹۱۷ء میں وکالت کے کام کو جسے آپ نے نہایت ناموری اور نیک نامی کے ساتھ انجام دیا۔ قطعاً چھوڑ دیا۔ اور ہمہ تن خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔

قادیان تشریف لانے پر ایک طرف انجمن ترقی اسلام کے ناظر خاص کے فرائض سپرد کئے گئے۔ اور دوسری طرف آپ صدر انجمن احمدیہ کے پریزیڈنٹ بنائے گئے۔ آخر جب دونوں صیغوں کو اکٹھا کر دیا گیا تو آپ سب سے پہلے ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اور آپ نے اس منصب کے اہم فرائض کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ آپ نے سلسلہ کی گرانقدر خدمات آنریری طور پر سرانجام دینے کی پہلی مثال قائم کی۔ اس کے ساتھ ہی آپ مالی طور پر بھی بڑی بڑی رقوم کے ساتھ سلسلہ کی امداد کرتے رہتے تھے۔

آپ کو تلاوت قرآن کریم کا اسقدر شوق تھا کہ آخری عمر میں جبکہ عموماً قویٰ کمزور ہو جاتے۔ دماغی طاقت گھٹ جاتی۔ اور انسان فطرتاً آرام کا محتاج ہو جاتا ہے۔ سارا قرآن کریم حفظ کر لیا۔ آپ مع اپنی اہلیہ محترمہ کے حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ اندوز ہو چکے تھے۔ نظارت اعلیٰ کی خدمات کے علاوہ آپ نے علمی خدمت کا بھی ایک قابل قدر سلسلہ شروع کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے انڈکس تیار کرتے رہے۔ چنانچہ بعض کتب جو حال میں شائع ہوئی ہیں۔ ان کی ابتداء میں آپ کے تیار کردہ انڈکس موجود ہیں۔ اور احباب ان سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کس قدر ضروری اور اہم کام ہے۔

آپ مرض ذات الجنب سے فوت ہوئے ہیں۔ دراصل بیماری کا حملہ آپ پر قادیان میں ہی ہوا تھا۔ مگر وطن جانے پر درمیان میں آپ کو افاقہ ہو گیا تھا۔ بعد ازاں یکدم طبیعت بگڑ گئی۔ اور پھر سنبھل نہ سکی۔ آپ کا جنازہ لاہور سے بذریعہ موٹر قادیان لایا گیا۔ جو بروز جمعہ تقریباً ۸ بجے صبح یہاں پہنچ گیا۔ جنازہ کے ہمراہ آپ کے فرزندان رشید چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء۔ چودہری شکر اللہ خان صاحب چودہری عبداللہ خان صاحب اور چودہری اسداللہ خان صاحب کے علاوہ آپ کی اہلیہ محترمہ۔ آپ کی بیٹی۔ آپکی بہو۔ آپکا بھائی آپکے بھانجے اور آپکے بعض دیگر رشتہ دار بھی آئے۔

جناب چودہری صاحب مرحوم نے اپنے ایام علالت میں یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ کہ میرا جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ پڑھائیں۔ حضور کو روزانہ ڈلہوزی چودہری صاحب کے متعلق اطلاع پہنچائی جاتی تھی۔ اور جب حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی۔ تو دن میں دو بار بذریعہ تار حضور دریافت حالات فرماتے رہے۔ آخر جب حضور کو وفات کی خبر پہنچی۔ تو حضور ۳ ستمبر بروز جمعہ ۸ بجے ڈلہوزی سے روانہ ہوئے۔ اور رات کو ۱۲ بجے کے قریب دارالامان تشریف لے آئے۔ ۴ ستمبر صبح ۸½ بجے کے قریب بہت سے آدمیوں کی معیت میں حضور نے باغ مسیح موعود میں آپ کا جنازہ پڑھایا۔ اور لمبی دعا کی گئی آپکا جنازہ جماعت لاہور نے بھی لاہور میں پڑھا تھا۔ بعد فراغت نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک طرف سے خود چارپائی اٹھائی اور کنارِ لحد تک لے گئے۔ اور اپنے ہاتھوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پاکباز صحابی کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا۔

جناب چودہری صاحب مرحوم نہایت ہی حلیم الطبع وسیع القلب سیر چشم اور صاف گو انسان تھے۔ آپ کی صاف گوئی کا نظارہ ایک دفعہ مجھے بھی دیکھنے کا موقعہ ملا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ لاہور تشریف لے گئے تھے مجلس عام میں حضور رونق افروز تھے۔ کہ ایک کالج کے پروفیسر صاحب حضور سے مختلف مسائل پر گفتگو کرنے لگے۔ پروفیسر صاحب نے ایک تو سلسلہ کلام کو اس قدر طول دیدیا کہ کسی اور کو بات کرنے کا موقعہ ہی نہ دیتے۔ دوسرے ان کی گفتگو اس قسم کا رنگ اختیار کر گئی۔ جیسے نتیجہ باتوں کا ہوتا ہے اس سے قریباً تمام مجلس کبیدہ خاطر ہو رہی تھی کہ جناب چودہری صاحب مرحوم نے پروفیسر صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ آپ اگر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ تو کسی علمی بات کے متعلق کریں۔ بے فائدہ کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اس کے بعد پروفیسر صاحب نے جلدی ہی سلسلہ کلام ختم کر دیا۔

جناب چودہری صاحب مرحوم سے جن اصحاب کو خاص تعلقات رہے ہیں۔ وہ آپ کی خوبیوں اور واقعات زندگی سے بہت زیادہ واقف ہونگے۔ اور ہماری درخواست ہے کہ وہ انکو لکھکر ہمارے پاس بھیجدیں۔ تاکہ ہم انہیں شائع کر سکیں۔

اس صدمۂ جانکاہ کے متعلق ہم تمام جماعت کی طرف سے جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے سارے خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ چودہری صاحب مرحوم کے قابل فرزندوں کو اپنے محترم باپ کے نقش قدم پر چلنے اور بیش از بیش خدمات دین سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

بیرونی جماعتیں بھی جناب چودہری صاحب کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔

نظم

بیادِ سفیرِ بخارا (سلمہ اللہ تعالیٰ)

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

تڑپ رہا ہوں محمد امین خاں کے لئے — کہ جیسے بلبلِ مہجور بوستاں کے لئے

خلوص و صدق و وفا کا نمونہ بے مثل — دکھایا میرے بھائی نے ہر جواں کے لئے

عجب دلیر وہ سرہنگ لشکرِ محمود — ہزاروں کوس کی یلغار ایک جاں کے لئے

خیال دل میں فقط مشہدِ بخارا کا — کہ وقف ہو چکا توران و اصفہاں کے لئے

الٰہی خیر مری آنکھ کیوں پھڑکتی ہے — یہ اضطراب ہے کس کے لئے؟ کہاں کے لئے

نہ دن کو چین نہ شب کو سکون حاصل ہے — قرار چاہیئے کچھ تو دلِ تپاں کے لئے

نثار ہوں میرے جیسے ہزاروں ناکار — جو صرف ہو رہے ہیں اپنے شہِ زماں کے لئے

جو دین کیلئے جیتے ہیں بس وہی جیتے — جہان اُن کیلئے ہے تو وہ جہاں کے لئے

شگفتہ پھول ہیں وہ گلشنِ نبوت کے — وہی ستارے ہیں وحدت کے آسماں کے لئے

خدا کرے کہ سلامت ہوں باکرامت ہوں — پیامِ خیر کا بھجوائیں قادیان کے لئے

ہزاروں دل ہیں کہ ان میں بھرا ہے شوقِ وصال — ہزاروں کان ہیں مشتاق اس بیاں کے لئے

دعائیں اکمل محزوں کی سن مرے مولیٰ — تڑپ رہا ہوں محمد امین خاں کے لئے

[illegible]

ہمارے ناظرِ اعلیٰ جناب نصر اللہ — بلا لئے گئے ہیں ملکِ جاوداں کے لئے

سیالکوٹ کے رخشندہ گوہروں سے آپ — دلیل صدق تھے افراد خاندان کے لئے

ہزاروں رحمتیں تربت پر انکی نازل ہوں — عجب نمونہ تھے ہر خورد و ہر کلاں کے لئے

(۳ ستمبر ۱۹۲۶ء)

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم سہ شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۔ ۷ ستمبر ۱۹۲۶ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا تازہ نشان

سعد اللہ لدھانوی کے ابتر ہونے کی پیشگوئی کا کامل ظہور

(نمبر ۳)

سعد اللہ لدھانوی کے ابتر اور خائب و خاسر دنیا سے اُٹھ جانے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اتنا بڑا نشان ظاہر ہوا۔ کہ منکرین اور مخالفین احمدیت میں اگر کچھ بھی حق پسندی اور صداقت جوئی کا مادہ ہوتا۔ تو وہ ضرور آمنّا و صدقنا کہتے ہوئے خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کی صداقت کے قائل ہو جاتے۔ اس میں شک نہیں کہ بہت لوگوں نے اس نشان سے فائدہ بھی اٹھایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے۔ مگر وہ لوگ جن کی قسمت میں حق وصداقت کے انکار کے سوا کچھ نہیں۔ جو خود ہی گمراہ نہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی لعنت کے مورد ہیں۔ وہ اس موقعہ پر بھی نہ چوکے۔ اور انہوں نے اس کے متعلق یہ عذر پیش کیا۔ کہ سعد اللہ کا تو ایک جوان بیٹا زندہ موجود ہے۔ اور اسکی شادی ہونے والی ہے۔ اسکے ہاں اولاد بھی ہوگی۔ پھر سعد اللہ ابتر کس طرح ہوا ؟

چنانچہ مخالفین سلسلہ کے سب سے بڑے نمائندے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث ۸ فروری ۱۹۰۷ء میں لکھا:-

"منشی سعد اللہ مرحوم کے ہاں جوان لڑکا ہے۔ پھر وہ ابتر کیسے ہوئے۔ ابتر اس شخص کو کہتے ہیں۔ جس کے پیچھے اولاد نہ ہو۔ قاموس میں ہے۔ الذی لا عقب لهٗ ولا نسل لهٗ یعنے ابتر وہ ہے۔ جس کی اولاد اور نسل نہ ہو۔ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے۔ جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۹-۲۰ برس کی ہے۔ اور وہ دفتر میں ملازم ہے۔ اور اسکی نسبت بھی حاجی عبدالرحیم کی دختر سے ہو چکی ہے۔ اور عنقریب شادی ہونیوالی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو تمہارا یہ خیال بھی محض جھوٹا ثابت ہوگا۔ عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی۔ اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی خدا دیگا۔"

جب سعد اللہ کا ایک نوجوان لڑکا موجود تھا (جو اگرچہ اس کے متعلق ابتر ہونے کا جو الہام ہوا۔ اس سے پہلے کا تھا) اس کی نسبت ہو چکی تھی۔ شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں تو ایک ظاہر بین اور اسباب پرست انسان یہی خیال کر سکتا تھا جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اس بارے میں خدا تعالیٰ نے علم دیا تھا اور الہام کے ذریعہ بتایا تھا بڑے زور اور تحدی کے ساتھ لکھا اور بار بار لکھا۔ کہ قطعاً اس لڑکے کے ہاں اولاد نہ ہوگی۔ اور ہرگز اس سے آگے نسل نہ چلے گی۔ کیونکہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ [illegible] ابتر رہیگا۔ اور ناممکن ہے کہ یہ بات پوری نہ ہو ؟

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہی مخاطب کر کے تحریر فرمایا:-

"ہر ایک کو معلوم ہے۔ کہ پیشگوئی کے وقت میں سعد اللہ کا لڑکا بعمر پندرہ سال یا چودہ سال موجود تھا۔ اور باوجود لڑکے کے موجود ہونے کے خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئی میں اس کا نام ابتر رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ ان شانئك هو الابتر۔ یعنے خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تیرا بدگو ہی ابتر ہوگا۔ نہ کہ تو۔ چونکہ سعد اللہ اپنی تحریروں میں بار بار میری نسبت یہ ظاہر کرتا تھا۔ کہ یہ شخص مفتری ہے۔ جلد تباہ ہو جائے گا۔ اور کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہے گا۔ پس خدا تعالیٰ نے اس کے ان الفاظ کے مقابل پر جو محض شوخی اور شرارت سے بھرے تھے۔ یہ فرمایا۔ کہ آخر کار وہ خود تباہ ہو جائیگا۔ اس کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ پس پیشگوئی کے معنے پیشگوئی کو مدنظر رکھ کر کرنے چاہئیں۔ پیشگوئی نے موجودہ لڑکے کو کالعدم قرار دیکر قطع نسل کا وعدہ دیا ہے۔ اور یہ اشارہ کیا۔ کہ اس لڑکے کا ہونا نہ ہونا برابر ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶)

ایک لڑکے کی موجودگی میں ابتر ہونے کی پیشگوئی کرنا اور پھر صاف صاف الفاظ میں یہ اعلان کر دینا کہ اس لڑکے کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ پیشگوئی کی شان اور عظمت کو بہت بلند کرنے والا ہے ؟

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو یہ اُمید لگائے بیٹھے تھے۔ کہ سعد اللہ کے لڑکے کی آیندہ نسل چلے گی۔ لکھا:-

"اس پیشگوئی کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ لڑکا کالعدم ہے اور اس کے بعد نسل کا خاتمہ ہے۔ اور یہی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے تفہیم ہوئی تھی۔ ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ کسی کا حق ہے۔ جو اس کے مخالف کہے۔ پس جب کہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے یہی معنی کھولے۔ کہ یہ لڑکا کالعدم ہے۔ اور اس کے بعد سعد اللہ کی نسل نہیں چلے گی۔ اور اسی پر سعد اللہ کی نسل کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶)

اسی صفحہ پر آپ نے تحریر فرمایا:-

"یہ پیشگوئی آیندہ نسل کے لئے تھی۔ یعنی یہ کہ موجودہ لڑکے سے آیندہ نسل نہیں چلیگی"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ جوں جوں حق وصداقت کے مخالف اس بات پر زور دیتے رہے کہ سعد اللہ کا جو لڑکا موجود ہے اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ اور اس طرح پیشگوئی غلط ہو جائیگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پیشگوئی کے متعلق زیادہ واضح اور صاف صاف تفہیم ہوتی رہی۔ اور آپ بڑے زور اور تحدی کے ساتھ بیان فرماتے رہے۔ کہ اگرچہ سعد اللہ کا لڑکا نوجوان ہے۔ اور اس کی شادی بھی ہونے والی ہے۔ لیکن ابھی سے لکھ رکھو۔ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ اور قطعاً نہیں ہوگی ؟

چنانچہ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا کہ سعد اللہ کے لڑکے کی عبدالرحیم کی دختر سے نسبت ہو گئی ہے۔ اور شادی ہو جائے گی۔ اور اولاد بھی ہوگی۔ یہ ایک خیالی پلاؤ ہے۔ اور محض ایک گپ ہے۔ جو ہنسی کے لائق ہے۔ اور اس کا جواب بھی یہی ہے۔ کہ خدا کے وعدے ٹل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اس وقت پیش کرنی چاہیئے۔ کہ جب شادی ہو جائے۔ اور اولاد بھی ہو جائے"

گویا آپ کو پورا پورا یقین تھا۔ کہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوگی

اور وہ بے اولاد ہی دُنیا سے گذر جائے گا۔ تا خدا تعالیٰ کا وہ کلام پورا ہو۔ جو سعد اللہ کے اَبتر ہونے کے متعلق تھا ؏

آخر سعد اللہ کے بیٹے کی شادی ہوئی۔ اور اسے کافی عمر بھی ملی۔ مگر اولاد سے قطعاً محروم رہا۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ۴۸ سال کی عمر میں چھ ماہ کے قریب بخار اور بواسیر کی مرض میں مبتلا رہ کر موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ میں بروز پیر ۱۲ر جولائی ۱۹۲۶ء کو لاولد مر گیا۔ اور اس طرح جہاں ان لوگوں کی آرزو اور تمنا پر پانی پھیر گیا۔ جو یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ اس کے ہاں ضرور اولاد ہوگی۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے مطابق کہ "اس کا بیٹا بھی اَبتر ہی مریگا" (تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۸) خود اَبتر مر کر سعد اللہ کو اَبتر ہونے کی پیشگوئی کا پورا پورا مصداق بنا گیا۔

اب ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی اور اس کی اس تفہیم کو دیکھو۔ جو آپ نے سعد اللہ کے بیٹے کے متعلق اسوقت فرمائی۔ جبکہ ابھی وہ بالکل نوجوان تھا۔ اس کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور دوسری طرف اس کی موت پر نظر کرو جبکہ وہ شادی کرنے اور شادی کے بعد کئی سال تک زندہ رہنے کے بعد بے اولاد مر کر سعد اللہ کا نام و نشان دنیا سے مٹا گیا۔

اب مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفین بتائیں کہ سعد اللہ کے جس بیٹے کے متعلق توقع رکھتے تھے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ اور صاحب اولاد ہو کر سعد اللہ کو اَبتر ہونے کی لعنت سے بچالیگا۔ اس کا کیا انجام ہوا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ "اس کے لڑکے کا ہونا نہ ہونا برابر ہے" یہ درست ثابت نہیں ہوا۔ کیا آپ کے اس کلام کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ رہ گیا ہے۔ کہ "یہ لڑکا کالعدم ہے۔ اور اس کے بعد نسل کا خاتمہ ہے" پھر کیا یہ بات صحیح نہیں نکلی۔ کہ "موجودہ لڑکے سے آیندہ نسل نہیں چلے گی"

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لفظ لفظ صحیح نکلا۔ اور آپ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی ہے اور اس صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے کہ ایک ذرہ بھی ایمان رکھنے والا انسان اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کر سکتا۔ جن کی آنکھیں ہیں دیکھیں جن کے کان ہیں سُنیں۔ اور جن کے دل ہیں۔ غور کریں کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ کس صفائی کے ساتھ پورا ہوا۔ اور ایک مامور اور مرسل کی ہلاکت اور ذلت چاہنے والا خود کس طرح ذلیل اور بے نام و نشان ہو کر دنیا سے گذر گیا ؏

اشتعال انگیز مطبوعات کے متعلق نیا قانون

مجلس آئین ساز ہند نے اپنے تازہ اجلاس میں کثرت رائے سے یہ قانون منظور کیا ہے کہ حکومت جس کتاب یا رسالہ یا اشتہار وغیرہ کو اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کا موجب سمجھے۔ اسے ضبط کرلے۔ یہ قانون دفعہ ۱۳۵ تعزیرات ہند میں ایک قسم کا اضافہ ہے۔ اس دفعہ کے ماتحت مقدمہ تو چلایا جا سکتا تھا۔ لیکن اس قسم کے لٹریچر کو ضبط کرنے کا قانون نہ تھا۔

اس قانون کی ضرورت آج کل کے ہندو مسلمانوں کے پے در پے فسادات اور فتنہ انگیز تحریروں کی وجہ سے سمجھی گئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ فتنہ انگیز تحریروں کی روک تھام ضروری ہے۔ لیکن اگر کسی تحریر وغیرہ کے اشتعال انگیز ہونے کا معیار یہ رکھا گیا۔ کہ اسکے خلاف کثیر التعداد لوگ آواز اٹھاتے ہیں۔ تو ہمیں خطرہ ہے۔ کہ قلیل التعداد فرقوں کے ساتھ انصاف نہیں ہو سکیگا۔ اس بات کا فیصلہ گورنمنٹ کو تحریر کی نوعیت دیکھ کر کرنا چاہیئے۔

عُذرِ گناہ

ہمنے ایڈیٹر صاحب "تنظیم" سے بذریعہ خط دریافت کیا تھا کہ انہوں نے کتاب "تیغ فقیر بر گردن شریر" کے مصنف کو احمدی کس بناء پر قرار دیا ہے۔ اسکے متعلق انہوں نے اخبار "پرتاپ" کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن ۱۳ر اگست کے "پرتاپ" میں جو مضمون اس کتاب کی نسبت لکھا گیا ہے۔ اس میں قطعاً اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ کتاب مذکور کا مصنف احمدی ہے۔

ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ایڈیٹر صاحب "تنظیم" نے کیوں اور کس طرح اس کتاب کے مصنف کو احمدی قرار دیکر ہماری جماعت کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کا ارتکاب کیا۔ اور پھر توجہ دلانے پر ایسے اخبار کا حوالہ دیدیا۔ جس نے ہرگز یہ نہیں لکھا۔

گائے اور باجا

محمد علی صاحب نے حجاز سے واپسی پر ہندو مسلم مناقشات کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے ہندوؤں کی اس تجویز پر کہ اگر مسلمان گائے کا گوشت چھوڑ دیں۔ تو ہندو مساجد کے سامنے باجا بجانا ترک کر دینگے۔ فرمایا:۔

"میرے نزدیک مسلمانوں کے لئے یہ امر خاص طور پر سوچنے کا ہوگا۔ کہ وہ مساجد کے سامنے باجہ رکوانے کے لئے ہندوؤں کی اس جد وجہد کے جواب میں کوشش کریں۔ کہ ذبیحہ گاؤ بند کرا دیا جائے۔

مساجد کے روبرو باجہ رکوانا مقابلۃً بہت آسان ہے، اور اسکی وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ لیکن مفلس و محتاج مسلمانوں کو اس بات سے روکنا بہت دشوار ہے کہ وہ گائے کا گوشت نہ خریدیں۔ جو بھیڑ بکری کے گوشت کے مقابلہ میں بہت سستا ہے۔ اگر مسلمان اپنی غذا میں سے گائے کے گوشت کو قطعاً خارج کر دیں۔ تو لازماً مسلمانوں کے گوشت کے مصارف بہت زیادہ ہو جائینگے"

گائے کا گوشت استعمال کرنے سے مسلمانوں کو روکنے کے لئے ہندو صاحبان کئی طریق اختیار کر چکے ہیں۔ کبھی لالچ دیتے ہیں۔ کبھی دھمکیاں سُناتے ہیں۔ اور کبھی ایک حیوان کی بجائے انسانوں کو قتل کرنے تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اگر وہ مساجد کے قریب عین نماز کے اوقات میں باجا بجانے پر اس لئے مصر ہیں۔ کہ مسلمان تنگ آکر گائے کا گوشت ترک کرنے کا معاہدہ کرلیں۔ تو یہ ان کی غلط فہمی ہے مسلمان قطعاً اس قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ ایسا سمجھوتہ قائم رہ سکتا ہے۔ تحریک خلافت اور حصول سوراجیہ کے پُرشور ایام میں جو تجربہ ہو چکا ہے۔ وہ اس بات کا شاہد ہے۔

اگر ہندو مسلمان امن و چین کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ تو اسکی ایک ہی صورت ہے کہ کسی کے مذہبی امور میں دخل نہ دیا جائے اور ہر ایک کو اپنے مراسم کی ادائگی میں آزادی ہو۔ ہاں انسانیت اور شرافت کے تقاضا سے اتنا ضرور خیال رکھ لیا جائے کہ کسی دوسرے مذہب کے لوگوں کے جذبات اور احساسات کو خواہ مخواہ صدمہ نہ پہنچایا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ ایسے فعل کے لئے محتاط صورت اختیار کی جائے۔

ہندو دہرم کو علاج کی ضرورت

متعصب ہندو ویدک دہرم کے متعلق خواہ کچھ کہیں۔ لیکن سمجھدار ہندو اسبات کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ جب تک ویدک دہرم میں اصلاح و تغیر نہ ہوگا۔ وہ زندہ نہیں رہ سکیگا۔ چنانچہ اخبار "تیج" (۱۳ر اگست) میں ایک اقتباس چھپا ہے جو یہ ہے:۔

"موجودہ ہندو دہرم میں ذات پات۔ تعصب۔ بال بیاہ۔ بدھواؤں پر جور و ظلم۔ چھوت چھات اور بہت سی معیوب رسوم اس عظیم الشان دہرم کو برباد کر رہی ہیں۔ ہندو دہرم کو اب علاج کی فوری ضرورت ہے"

ان امور میں تغیر و تبدل کرکے دنیوی حالات کے مطابق تو ہندو دہرم

بعض احادیث کے رموز و اشارات

(وہبی)

پہلی حدیث۔ ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال و خروج عیسے ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج میں نواس بن سمعان الکلابی سے مروی ہے۔ ثم یرسل اللّٰہ علیہم مطراً لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسلہ حتی یترکہ کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ فتشبعہم ویستظلون بقحفها ویبارک اللّٰہ فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل تکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر تکفی القبیلۃ واللقحۃ من الغنم تکفی الفخذ۔

یعنی پھر اللہ تعالے پانی برسائے گا۔ کوئی گھر مٹی یا بالوں کا اس پانی کو روک نہ سکے گا۔ ان سب کو دھو ڈالے گا۔ یہانتک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہوجائیگی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا کہ اپنے پھل اُگا۔ اور اپنی برکت پھیر لا۔ اس دن کئی آدمی ملکر ایک انار کھائیں گے۔ اور سیر ہوجائیں گے۔ اور اس کے چھلکے کے سایہ میں آرام کرینگے۔ اور اللہ تعالے دودھ میں برکت دے گا۔ یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی کئی جماعتوں کو کافی ہوگی۔ ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی چھوٹے قبیلہ کو کافی ہوگی۔

اس حدیث کا ظاہر الفاظ کے لحاظ سے جو مطلب اس سے پہلے سمجھا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ مسیح موعود کے وقت چالیس روز آسمان سے پانی برسے گا۔ جو یاجوج ماجوج کی گندگی سے زمین کو صاف کردے گا۔ کثرت گھاس اور زراعت کی وجہ سے ایک بکری کا دودھ سارے قبیلہ کے لئے کافی ہوگا۔ چنانچہ احوال الآخرۃ جو پنجاب کے ہر گھر میں موجود ہوگی۔ اس کے صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے

زیتون ہو وزرد آب جو پانی اوہ بھی رب اٹھاوے
رحمت مینہ سراسر برکت چالی روز وساوے
گھاہ زراعت برکت داروں وچوں شیر تیوانا
بکری ہک رجاوے شیروں شہر زن مرداں

پیر گولڑوی لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے وقت ایک انار کا چھلکا خیمہ کا کام دے گا۔

لیکن پیشگوئی کی اصل حقیقت اپنے وقت پر کھلتی ہے۔ دنیا میں کسی نبی کا آنا بارش کی طرح ہوتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔ مثل ما بعثنی اللّٰہ بہ من الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر (بخاری) یعنی اللہ تعالے نے جو باتیں ہدایت اور علم کی دیکر مجھے مبعوث فرمایا۔ اسکی مثال زور کے مینہ کی سی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "وما انا الا غیث فمن فاطر" "میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر"

مسیح موعود کی نسبت حدیث شریف میں آتا ہے۔ فیمکث فی الارض اربعین سنۃ۔ یعنی چہل سال در زمین بماند (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب رؤیا میں یاجوج ماجوج کے فتنہ کو دیکھا۔ تو بیدار ہونے کے وقت آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ وھو محمر وجھہ وھو یقول لا الہ الا اللّٰہ (ابن ماجہ) اور آپ لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فتنہ توحید الٰہی کا سخت دشمن ہے۔ یاجوج ماجوج کی اسی اعتقادی گندگی کا آپ ذکر فرماتے ہیں۔ قد ملأوا زھمھم ونتنھم ودماءھم۔ کہ زمین ان کی گندگی سے بھر جائیگی۔ پس بارش سے مراد روحانی بارش ہے۔ کیونکہ اعتقادی گندگی ظاہری پانی سے دور نہیں ہوسکتی۔ اور حضرت مسیح موعود کے ان خدام کو جو آج اپنے علم سے ایک ایک آدمی اپنے قبیلہ کے کئی کئی آدمیوں کو فیض پہنچا رہا ہے بطور استعارہ انار اور دودھ والی گائیں بکریاں کہا گیا۔ دودھ کی تعبیر علم ہے۔ بخاری کتاب العلم میں ایک روایت ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ بینما انا نائم اتیت بقدح لبن ... قالوا فما اولتہ یا رسول اللّٰہ قال العلم۔ ایک بار میں سو رہا تھا۔ میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا۔۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم اس کی تعبیر کیا ہے فرمایا علم۔ مومن کو انار یا گائے وغیرہ کے ساتھ تشبیہ دینے کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) کزرع اخرج شطأہ (سورہ فتح) اس آیت میں صحابہ کو کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی گئی (۲) مثل المومن کمثل الخامۃ من الزرع (مسلم) (۳) ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم ... قال وھی النخلۃ (بخاری کتاب العلم) مومن کو کھجور فرمایا (۴) کمثل نخیل باسق لا یبعدکو (براہین) میری جیسی بلند کھجور کاٹی نہیں جائیگی (۵) لا یزال اللّٰہ یغرس فی ھذا الدین غرسا یستعملھم فی طاعتہ (ابن ماجہ) اللہ تعالے ہمیشہ اس دین میں نئے پودے لگا کر اپنی فرمانبرداری میں صرف کرتا رہے گا (۶) ذاکر اللّٰہ فی الغافلین کغصن اخضر فی شجر یابس (مشکوٰۃ) غافلوں میں اللہ کو یاد کرنے والا مومن خشک درخت میں سبز ٹہنی کی طرح ہے (۷) مثل المومن الذی یقرء القرآن مثل الاترجۃ ریحھا طیب وطعمھا طیب (مشکوٰۃ) قرآن شریف کو پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی ہے۔ کہ بو اس کی خوب ہے۔ اور مزہ اس کا اچھا ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں انار مولد خلط صالح ہے۔ احمدی معلم اور مبلغ بھی اپنے علم اور وعظ کے اثر سے اپنے گرد و بھائیوں میں اعمال صالح کی قوت پیدا کرنے والا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کئی کئی نفوس ایک احمدی کے زیر سایہ آسمانی آفتوں کی تپش سے اس پیشگوئی کے مطابق امن کی زندگی بسر کر رہے ہیں اگر کسی پیر کا یہ خیال ہے۔ کہ جب تک بمعہ اپنے مریدوں کے انار کے چھلکے کا اپنے سر پر سائبان نہ دیکھے۔ وہ مسیح موعود کو قبول نہیں کرے گا۔ تو ایسا پیر ہو یا مرید قیامت تک مسیح کو دیکھنے کی امید نہ رکھے (۸) رسول کریم صلعم نے گائے دیکھی۔ مراد وہ صحابہ جو احد کے دن شہید ہوئے۔ فاذا ھم المومنون یوم احد (بخاری) (۹) غزوہ حنین کے دن اصحاب السمرہ نے جب حضرت عباس کی آواز سنی تو اس طرح پھرے جس طرح عطفۃ البقر علی اولادھا (مشکوٰۃ) دودھ دینے والی گائیں اپنے بچوں پر پھرتی ہیں۔ (۱۰) حضرت اقدس لکھتے ہیں۔ کرشن کی دو صفت ہیں ایک رودّر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار" (۱۱) شری بھگوت گیتا صفحہ ۱۹۹ "میں ہتیاروں میں بجر ہوں گئووں میں کامدھنو" اس کی شرح میں پنڈت جانکی ناتھ صاحب لکھتے ہیں۔ "کامدھن گئو سے چارپایہ کی قسم مراد نہیں۔ ... بلکہ اس کا اشارہ اس علم حقیقت پر جس کے حاصل کرنے سے تسکین ہوتی ہے"

علامات المقربین میں حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ یربی الخلق من البانھم وتقوی القلوب من فیضانھم ویسوا کشاۃ مسمن۔ غرض بموجب پیشگوئی۔ ویبارک فی الرسل کے حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے سعادت مند اور نیک بخت لوگ فیض اور برکت حاصل کر رہے ہیں ہاں "دودھ کھانڈ اور امرت سے اگر اندراین کی بیل کو سینچیں۔ تو اس کا پھل کبھی میٹھا نہ ہوگا" (جنم ساکھی)

خدا تعالے کا شکر ہے۔ کہ محکمہ تعلیم و تربیت اور دعوۃ و تبلیغ کے آدمی مرکز سے ہم کو سکھلانے۔ پڑھانے اور نیک باتوں کے سنانے کے واسطے آتے ہیں۔ اگر مسیح موعود کا آنا بقول الخصم کے ظاہری معنوں کے مطابق ہوتا۔ جیسا کہ غیر احمدیوں کا خیال ہے۔ تو پھر ماننے والوں کو بڑی مشکل پیش آتی۔ دارالخلافت سے مولویوں کے نام حکم صادر ہوتا۔ کہ اتنے آدمی لے کر فلاں جنگل میں پہنچو۔ پھر کیا ہوتا۔ جنگل کی جھاڑیاں اور مولویوں کی ڈاڑھیاں۔ افسوس ان پر جو ان مرادی معنوں کو قبول نہیں کرتے۔ اور اس انتظار میں ہیں۔ کہ انار کے چھلکے کے سایہ میں بیٹھیں۔ اور سوروں کا شکار کریں۔

دوسری حدیث۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راھبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ

علیٰ بعیر و عشرۃ علیٰ بعیر تحشر بقیتھم النار (مسلم) ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حشر ہوگا لوگوں کا تین طریق پر۔ ایک رغبت کرنے والے دوسرے ڈرنے والے دو شخص ایک اونٹ پر اور تین چار ایک اونٹ پر۔ اور دس ایک اونٹ پر باقی جو ہونگے آگ ان کو اکٹھا کریگی۔

نوی شرح مسلم اور مجمع البحار میں لکھا ہے۔ ھذا الحشر فی اخر الدنیا قبل القیامۃ۔ کہ یہ حشر قیامت سے پہلے دنیا کے اخیر میں ہوگا۔ ایسا ہی حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۶ میں ہے۔ "خطابی و قرطبی گفتہ و قاضی عیاض تصویب و تقویب او فرمودہ کہ ایں حشر قبل از قیامت باشد" مطلب اس حدیث کا یہ کہ اخیر زمانہ میں ایک حاشر (نبی) مبعوث ہوگا۔ بعض آدمی جو پہلے ہی اس کے ظہور کے منتظر ہونگے۔ اس کے ظاہر ہونے پر بخوشی خاطر اس کو قبول کرلیں گے (راغبین) اور بعض ایسے ہونگے۔ جو نہری نشانوں کے دیکھنے سے ایمان لائیں گے (راہبین) باقی جو انکار رہیں گے۔ آگ ان کا پیچھا نہ چھوڑے گی۔ یعنی لڑائیوں وغیرہ عذابوں میں مبتلا رہیں گے۔ یہ جو فرمایا۔ دس دس آدمی ایک اونٹ پر ہونگے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نبی کی جماعت کا یہ انتظام ہوگا۔ کہ کئی کئی آدمیوں کی دینی تعلیم و تربیت اور ان کی اصلاح ایک ایک ایسے دیندار اور نیکوکار آدمی کے سپرد کرے۔ جو رات دن ان کی خبر گیری رکھے۔ تاکہ وہ ان فتنوں کی آگ سے محفوظ رہیں۔ سو جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق۔ فانما المومن کالجمل الانف (ابن ماجہ) المومنون ھینون لینون کالجمل الانف (ترمذی) کہ مومنین مہار والے اونٹ کی طرح بردبار اور منقاد ہیں۔ وہ کئی کئی آدمیوں کو سنبھالنے اور آگ سے بچانیوالے اونٹ جماعت احمدیہ کے یہی مومنین مخلصین ہیں۔ جن کے ناک میں وقت کے خلیفہ کی فرمانبرداری کی مہار پڑی ہے۔ یعنی شتر بے مہار نہیں ہیں۔ طعن اور ملامتوں کے کانٹے کھاکر تھکے ماندے مسافروں (حق کے طالبوں) کو منزل مقصود پر پہنچا رہے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے اونٹوں کا ملنا بے شک مشکل ہے۔ جیسا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انما الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیھا راحلۃ (بخاری) لوگوں کی مثال جیسے سو اونٹ ہیں قریب کہ پائے تو کوئی اونٹ سواری کے لائق۔ "یعنی آدمیاں کامل و صالح نیکوکار کمتر در آخر زماں کہ محل شرور و فتن است۔ بسیار کم گردند تا آنکہ در ہزار ہم یکے بہم نرسد چناں کہ دریں وقت" (حجج الکرامہ صفحہ ۲۷)

اس آگ یعنی فتنوں اور لڑائیوں کے زمانہ میں مسلمان کہلانیوالوں میں سے جنہوں نے خدا کے اس مسیح کو قبول نہیں کیا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ کی نگہبانی اور حفاظت کے لئے بھیجا۔ انہوں نے بھیڑیئے کو اپنا چرواہا بنایا۔ اور بجائے اس کے کہ راحلہ کو تلاش کر کے مصائب کے ریتیلے جنگل کو طے کرتے بیل پر سوار ہو کر منزل مقصود پر پہنچنا چاہا۔ لیکن جو چیز جس کام کے لئے نہیں بنائی گئی۔ اس سے وہ کام لینا عقلمندی نہیں۔ آخر سوائے حسرت کے کچھ حاصل نہ ہوا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص ایک بیل کو ہانکتا تھا۔ تھک گیا تو اس پر چڑھ بیٹھا بیل نے کہا۔ انا لم نخلق لھذا۔ ہم سواری کے لئے نہیں بنائے گئے۔ لوگوں نے کہا۔ سبحان اللہ کیا بیل بھی بولتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ فانی اومن بہ انا و ابوبکر و عمر۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ ساتھ اس کے اور ابوبکر اور عمر۔ پھر فرمایا۔ ایک شخص نے بھیڑیئے سے بکری چھڑائی۔ بھیڑیا بولا۔ فمن لھا یوم السبع یوم لا راعی لھا غیری۔ کہ یوم السبع یعنی فتنوں کے دن اس کو کون سنبھالے گا۔ جب میں اس کا چرواہا بنایا جاؤں گا۔ لوگوں نے کہا۔ سبحان اللہ کیا بھیڑیا بھی بولتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ فانی اومن بہ انا و ابوبکر و عمر۔

دوستو! یہ کوئی کہانی نہیں۔ بلکہ جو لوگ رموز و اشارات کو سمجھنے کا علم رکھتے ہیں۔ ان کے لئے اس میں ہمارے اس زمانہ کا حال بتایا گیا۔ کہ جب آنجناب صلعم کی بعثت ثانی ہوگی تو دوسرے خلیفہ (حضرت فضل عمر) کے عہد میں خیالی مسیح کا انتظار کرنے والے نام کے مسلمان زمانہ کی مصیبتوں سے تنگ آکر ایسے لوگوں کا دامن پکڑ کر نجات اور مخلصی کا راستہ ڈھونڈینگے جو آخر ان کو ذلت اور ناکامی کے گڑھے میں دھکیل دیں گے۔ اور جن کو اپنے ریوڑ کا گڈریا سمجھیں گے۔ وہی ان کی بکریوں کو چیر پھاڑ کھانے والا ثابت ہوگا۔ واقعات نے بیل اور بھیڑیئے کا راز بھی ظاہر کر دیا۔ ہماری جماعت کے اکثر احباب اس بیل اور بھیڑیئے سے واقف ہیں۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ فانی اومن بہ انا و ابوبکر و عمر۔ میں یہی اشارہ تھا۔ کہ بیل کی سواری اور بھیڑیئے کی پاسبانی کے وقت سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی اس بات کو نہیں مانے گا۔ کہ یہ بیل بول رہا ہے اور وہ بھیڑیا۔ ورنہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ جس بات پر آپ ایمان رکھتے ہوں۔ اس پر شیخین کے سوا کسی اور صحابی مثل عثمان اور علی مرتضےٰ وغیرہ کا ایمان نہ ہو۔ خدا تعالےٰ نے اس کے ثبوت میں دشمنان سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ سے بیل[1] لکھوا کر چھوڑا۔ اور بھیڑیئے کا واقعہ تو دہلی جیسے ایک مشہور شہر میں ہونے کے سبب سے دنیا جانتی ہے۔

نسائی کی روایت میں راحلہ کے ساتھ ایک باغ کا بھی ذکر ہے۔ کہ اس آگ کے وقت ایک شخص باغ دیکر بھی راحلہ کو نہ پاسکیگا حتیٰ ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیھا بذات القتب لا یقدر علیھا۔ مطلب یہ کہ وہ سواری کا اونٹ سلامتی اور امن کے ساتھ دارالامان میں پہنچانے والا ہوگا۔ لیکن صاحب باغ کو یہ بات نصیب نہ ہوگی۔ بلکہ وہاں آگ برسے گی۔ اور باغ (نام ایک جگہ) میں اپنی کامیابی کے متعلق سوچی ہوئی تجویزیں کچھ کام نہ آئیگی۔ پس جو شخص حق کا طالب ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اونٹ۔ بیل۔ بھیڑیا۔ باغ کی تشریح جو واقعات کے صفحات میں درج ہے۔ بغور مطالعہ کرے۔ اور جان لے کہ سوائے اس شام یعنی قادیان دارالامن والامان کے جہاں خدا تعالےٰ نے مسیح موعودؑ کو نازل فرمایا۔ ان طرح طرح کے عذابوں اور فسادوں کی آگ سے دنیا میں کہیں پناہ نہ ملیگی۔

(کرم داد۔ دولمیال)

[1] دیکھو اخبار مدینہ یکم دسمبر ۱۹۲۰ء

خاتم کے معنی

منکرین خلافت عموماً اور جناب مولوی محمد علی صاحب خصوصاً "خاتم" کے معنی "ختم کرنے والا" کے کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے رسالہ "آخری نبی" میں اس پر بڑا زور دیا ہے۔ میں اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا ایک عربی شعر پیش کرتا ہوں جس میں آپ نے لفظ "ختم" استعمال فرمایا ہے۔ مگر اس کے معنی "آخر" کے نہیں لئے۔ آپ فرماتے ہیں:-

تمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان

(آئینہ کمالات اسلام)

یعنی ہر ایک فضیلت کی صفتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوگئیں۔ اور زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں۔

اب اگر بلحاظ محاورہ عربی کسی چیز کے "ختم" ہونے کے بعد وہ چیز نہ ہو تو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو کوئی نعمت نہیں ملی۔

عبدالرحمٰن خادم سیکرٹری انجمن ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات پنجاب

ضروری اعلان

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ چندہ کے متعلق تمام منی آرڈر۔ بیمہ جات۔ رجسٹریاں وغیرہ محاسب

جنگ عظیم کے نتائج کا ایک ادنیٰ نمونہ

جنگ عظیم چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان نشانوں میں سے ہے۔ اس لئے میں اس کے متعلق کتابوں اور حالات کے جمع کرنے کا ہمیشہ شوقین رہتا ہوں۔ اور آرزو رکھتا ہوں۔ کہ اسباب میسر آویں تو میدان ہائے جنگ کو دیکھتا ہوا واپس ہو سکوں (وباللہ التوفیق) میری لائبریری میں اب بھی اس کے متعلق ایک کافی ذخیرہ ہے۔ تاہم جو جدید کتاب اسپر نکلے میں مہیا کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی نیت سے ہر قسم کی خبریں جو جنگ عظیم کے نتائج کے سلسلہ میں ہوں۔ پڑھتا ہوں۔ فرانس نے حال ہی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں جنگ سے تباہ شدہ عمارات اور مقامات کی دوبارہ تعمیر کے متعلق شمار و اعداد دیئے ہیں۔ ایک طرف امریکہ کے قرضہ جات کی بیش قرار رقم ہے۔ انگلستان کا قرضہ الگ ہے۔ اور شام کی جنگ کے اخراجات مزید برآں۔ اور اندرونی حالت یہ ہے کہ وزارت متعدد مرتبہ ٹوٹ چکی ہے۔ اور سکہ فرانک اسقدر گر چکا ہے۔ کہ ایک پنس کے قریب تک۔ اگر واپس ہوا ہے۔ اور اس وقت بھی ایک سو ساٹھ سے اوپر اس کا نرخ ہے۔ اور پھر ان منہدم شدہ مقامات کی تعمیر ایک الگ مصیبت ہے۔ مگر قوموں کی ترقی کی راہ میں جو اسرار ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک استقلال اور ہمت مردانہ بھی ہے۔ باوجود اپنی تمام عیاشیوں کے فرانس اپنی جمہوریت۔ قومیت اور قوت کو بچانے کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ اور باوجودیکہ وہاں کی پارلیمنٹ میں ہر قسم کی گرم و سرد بحثیں ہوتی ہیں۔ مگر ملک کا ہر فرد اپنے ملک کے بچانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کر رہا ہے۔ ایک تمباکو کے تاجر نے کروڑوں پونڈ دیدئے ہیں۔ اس رپورٹ میں جو فرانس نے شائع کی ہے۔ لکھا ہے کہ دسمبر ۱۹۲۵ء تک ان تمام دعاوی کی تعداد جو گذشتہ جنگ کے نقصانات کے سلسلہ میں حکومت پر کئے گئے ہیں۔ ۶۶۶ ۷ ۸ ۳۰ ۳۰ اور اگر فرانک کی شرح تبادلہ ایک سو فرانک فی پونڈ بھی قرار دی جائے۔ تو کل نقصان ۸۳ کروڑ پونڈ ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن معاوضہ جو طلب کیا گیا ہے۔ اس کی مقدار ایک ارب ۴۲ کروڑ پونڈ ہے۔ چونکہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس مطالبہ میں تخفیف ہو سکیگی۔ اس لئے ۸۵ کروڑ تک یہ رقم آ جائیگی۔ غرض ایک عجیب قسم کا مالی ابتلا درپیش ہے۔ اور مسمار شدہ مقامات کی تعمیر اور اصلاح کے لئے ابھی دو سال تک اور کام کرنا پڑے گا۔ اور ان رقوم کے مہیا کرنے کے لئے ۱۹۱۴ء سے جو سود دیا جارہا ہے۔ وہ الگ ہے ؂

ان حالات کا مطالعہ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ عظیم کس قدر عظیم الشان نشان ہے۔ ہندوستان میں بیٹھے ہوئے یا محض خبروں سے حالات کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا یہ اتنی بڑی پیشگوئی ہے کہ دنیا ہمیشہ اسکو یاد رکھے گی اور اسکی یاد بھی ایک زلزلہ پیدا کر دیا کریگی ؂

باہمی ہمدردی کیلئے قربانی کا نمونہ

یہاں قدرتی طور پر مختلف قسم کے حادثات اور واقعات ہو جاتے ہیں سڑکوں پر کسی موٹر کار سے ٹکر کھا کر گرنے اور مرنے کے معمولی روزمرہ کے واقعات ہیں۔ آگ لگ جانے کے واقعات۔ نہر یا دریا میں گر جانے کے واقعات۔ ان واقعات کو باوجود روزمرہ کے واقعات ہونے کے لوگ بے پروائی اور تماشہ کے طور پر نہیں دیکھتے۔ بلکہ فوراً ہر شخص کسی رتبہ، حیثیت عمر کا ہو۔ تکلیف زدہ کی امداد کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ میں نے اکثر واقعات کا مشاہدہ کیا ہے۔ ہر شخص مدد دینے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ میرا کام ہے یا کسی اور کا۔ بلکہ ہر شخص یہ یقین کرتا ہے کہ یہ میرا ہی کام ہے۔ نوجوانوں اور بالغ عورتوں مردوں ہی میں یہ روح نہیں۔ چھوٹے بچوں تک میں یہ روح پائی جاتی ہے۔ کل (۱۱ اگست ۱۹۲۶ء) کا ایک واقعہ ہے۔ کہ ایک پانچ برس کی لڑکی اور چار برس کا لڑکا اپنے گھر کے پاس ہی کھیل رہے تھے۔ جہاں ایک نہر بھی گذرتی ہے۔ اتفاقاً لڑکا نہر میں گر گیا۔ اب پانچ برس کی لڑکی کی بساط کو دیکھو۔ اور اسکے مردانہ وار کام کو۔ بجائے اسکے کہ وہ شور مچاتی اور رونے چیخنے لگتی یا بھاگ جاتی۔ وہ فوراً نہر میں کود پڑی۔ اور اس چار سالہ لڑکے کے بچانے کی کوشش کرنے لگی مگر تا بکے۔ اسکی ہمت سے یہ کام بہت بڑا تھا۔ وہ خود ڈوبنے لگی۔ اور غوطہ کھا رہی تھی۔ کہ ایک اور شخص نے اسے دیکھا اور وہ نہر میں کودا۔ تاکہ اسے بچائے۔ لڑکا غوطے کھاتا ہوا آگے بہ گیا۔ اسے ایک دوسرے ۱۴ سالہ نوجوان نے دیکھا۔ اور وہ اپنے کپڑوں سمیت دس فیٹ اونچی دیوار سے نہر میں کودا۔ اور لڑکے کو پکڑ لیا۔ دونوں کو ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی۔ لڑکی کی حالت بہتر ہے۔ لڑکے کی خطرناک۔ اس نظارہ کا تصور کرو۔ کہ پانچ سالہ لڑکی کے اندر کیا روح ہے۔ ہمارے ملک میں اگر اسی قسم کا واقعہ ہو جائے۔ تو وہ گھر کو بھاگ جائیگی اور اگر گھر جا کر ذکر کرے تو ماں فوراً کہدیگی۔ چپ رہو تیرا نام لے دیا جائیگا۔ مگر یہاں یہ حالت نہیں۔ دوسروں کی جان بچانے اور مدد کرنے کا جذبہ نازک حالات میں پیدا کرو۔ مجھے وہ واقعہ کبھی نہیں بھولیگا۔ جب مکرمی ڈاکٹر مفضل کریم صاحب کے مکان میں آگ لگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بنفس نفیس موجود تھے اور کام میں حصہ لے رہے تھے۔ میں دلی بصیرت اور شعور قلبی سے جانتا ہوں کہ حضرت یہ روح ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کے موقعوں پر دوسروں کی مدد سب سے آگے ہو کر کریں۔ اور میں ہومن سوسائٹی کے ممبروں کے کارنامے آپ نے ایسے موقعوں پر پیش کئے ہیں۔ میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت (جنکی فطرتی ہمدردی اور شجاعانہ سیرت سے سب واقف ہیں) کو توجہ دلائے بغیر آگے نہیں جا سکتا کہ یقیناً ان کے خیال میں اس قسم کی تربیتی سکیم ہوگی۔ ضرورت ہے کہ سب سے اول قادیان میں ایک اسی قسم کا بریگیڈ تیار کیا جائے جس کا لائحہ عمل دوسروں کی اتفاقی حادثات کے وقت مدد کرنا ہو۔ مجھکو یہ بھی افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ بوائے سکاؤٹس کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بارہا کی۔ مگر اسکی طرف ذمہ وار احباب نے اب تک توجہ نہیں کی اس لئے ناظر صاحب اسی ایک سکیم میں اس تحریک کو بھی جاری فرمائیں تو بہت مناسب ہوگا۔

چینل کو عبور کرنے کی کامیاب کوشش

انگلش چینل کے نام سے الفضل کے قارئین کرام واقف ہیں۔ اسکے تیر کر عبور کرنے کی ہر سال کوشش ہوتی ہے گذشتہ سال انہیں دنوں میں ایک امریکن لڑکی نے اس کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی تاہم اس نے عزم اور ہمت نہ ہاری۔ اس سال ایک امریکن لڑکی مس گرٹروڈ ایڈرل نامی نے (جس کی عمر صرف ۱۸ سال کی ہے۔ اور ایک بوچر کی بیٹی ہے) سب سے کم وقت میں عبور کر لیا۔ اور یہ سب سے پہلی عورت ہے۔ جس نے چینل کو عبور کیا ہے۔ ۱۴ گھنٹہ اور ۳۴ منٹ میں اس نے تیر کر اسے عبور کیا۔ سب سے پہلی کامیاب کوشش ۱۸۷۵ء میں ہوئی تھی۔ مگر آج تک کسی عورت کو کامیابی نہ ہوئی تھی مگر نوجوان ایڈرل نے نہایت شاندار کامیابی سے اسے عبور کیا ہے اس کا باپ اور اس کی نرس ساتھ تھی۔ اور اس کا اُستاد بھی۔ یہاں کے اخبارات کے خاص نامہ نگار مصور ساتھ ساتھ تھے۔ راستہ میں جبکہ کنارہ ابھی دور تھا۔ اور اس کے اُستاد اور رفقاء نے دیکھا کہ وہ شاید کامیاب نہ ہو سکے اُسے کہا بھی کہ چھوڑ دو چلنے دو۔ اس نے انکو جواب دیا۔ واہ کیوں چھوڑ دوں۔ میں اسکو عبور کر دوں گی۔ اس کے باپ نے اسکو اس کامیابی پر ایک عمدہ موٹر لے دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا چنانچہ کامیاب تیراکی کے بعد اس نے پہلی بات موٹر ہی کی۔ باپ اس اثنا میں ساتھ تھا۔ اور اس کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔ گذشتہ سال بھی اس نے کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب ہوئی۔ باپ نے ہزاروں پونڈ اس کے اس شوق کے لئے خرچ کئے ہیں۔ اس تیراکی کے اثنا میں وائرلیس کے ذریعہ اسکی ترقی رفتار وغیرہ کی اطلاع دم بدم لنڈن اور وہاں سے امریکہ دی جا رہی تھی۔ اس کی کامیابی پر اخبارات میں جوش مسرت ہے۔

یہ اولوالعزمی کی پہلی مثال نہیں ہے۔ ان ممالک کے لوگ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی اور قدردانی کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ میں اسکے متعلق تفصیلی ذکر تا دیب الفساد کے لئے محفوظ رکھتا ہوں۔ عرفانی از لنڈن ؂

اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے حیاتِ مسیح (عم)

غیر احمدی علماء حیاتِ مسیح کے مزعومہ عقیدہ کو قرآن و احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جسے خدا مارے۔ وہ کب زندہ رہ سکتا ہے۔ سب سے پہلے جب انہوں نے یہ عقیدہ عیسائیوں[1] سے لیا۔ تو سوچا کہ قرآن سے بھی اس باطل عقیدہ کو ثابت کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے بل رفعہ اللّٰہ الیہ کی آیت کو قرآن میں دیکھتے ہی بغیر اس کے معانی پر غور کرنے کے اپنے عقیدہ کی تائید میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور وفاتِ مسیح پر نص صریح تیس آیات کو بالکل نظر انداز کر گئے۔ مگر الحق یعلو ولا یعلٰی اور کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی کے ماتحت ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور اس کی پاک جماعت غالب ہوتی چنانچہ جب جماعت احمدیہ نے بل رفعہ اللّٰہ الیہ کے "بل" کے بل نکال دیئے۔ اور رفعہ کے متعلق شک کو بھی رفع کر دیا تو غیر احمدی علماء رستے پلٹے۔ اور انہوں نے یہ چاہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے خطاب شر من تحت ادیم السماء کو چھوڑ دیں۔ پس انہوں نے بل رفعہ اللّٰہ الیہ کی بجائے اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فلا تمترن بها واتبعون (زخرف ع ۶) کو لیکر اپنے فاسد عقیدہ کی تائید میں پیش کرنا شروع کر دیا مگر جھوٹ کبھی سرسبز نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی کوئی طاقت جھوٹ کو سرسبز نہیں بنا سکتی۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ غیر احمدی حضرات کا اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ سے استدلال حیاتِ مسیح کے نصاریٰ سے اخذ شدہ عقیدہ کو صحیح ثابت کر دے۔ اس وقت ہم نہایت اختصار سے ان کے اس استدلال کا جواب لکھتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

غیر احمدیوں کا اس آیت سے استدلال یہ ہے۔ کہ انہٗ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہے۔ وہی قیامت کے نزدیک دنیا میں تشریف لائینگے۔ پس وہ زندہ ہیں۔

الجواب الاول:- انہٗ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم یا المسیح لینے سے بہت سی قباحتیں لازم آئینگی۔ مثلاً (۱) اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:- ھٰذا صراطٌ مستقیم یعنے یہ صراط مستقیم ہے۔ اور صراط مستقیم سے ہٹنے والا شخص ضال اور گمراہ ہوتا ہے۔ پس اگر انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم لیا جائے۔ اور یہ مان لیا جائے۔ کہ نعوذ باللہ حیات مسیح کا عقیدہ صراط مستقیم ہے۔ تو گویا اس کا منکر ضال اور گمراہ ہو گا۔ حالانکہ غیر احمدیوں کے مسلمات کے رُو سے حیات و وفات مسیح کا عقیدہ ایمان کی جزئیات میں سے نہیں۔ اور اس اصل کے مان لینے سے تو حضرت امام مالک[1]۔ حضرت امام ابن حزم[2]۔ حضرت عبد الحق[3] صاحب محدث دہلوی۔ حضرت محی الدین[4] صاحب ابن عربی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رض[5]۔ حضرت ابن جریر[6]۔ حضرت امام جبائی[7] وغیرہم اجمعین حتیٰ کہ رسول[8] اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود و حضرت ابوبکر رض[9] و حضرت امام حسن رض[10] کو جنہوں نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ نعوذ باللہ ضال اور گمراہ ماننا پڑیگا۔ پس ثابت ہوا کہ انہٗ کی ضمیر کا مرجع کچھ اور ہی ہے۔ جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ فافہم۔ (۲) دوسری قباحت یہ ہے۔ کہ آگے چلکر فرمایا:- لاتمترن بها واتبعون۔ کہ تم اس میں شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ کیوں؟ اس لیئے کہ اس کا ثبوت ایک لاتعداد زمانہ کے بعد دیا جائے گا۔ گویا دعویٰ تو اس وقت منوایا جاتا ہے اور دلیل ۱۹۰۰ سال کے بعد دینے کا وعدہ ہے۔ خوب! (۳) تیسری قباحت یہ لازم آئیگی۔ کہ اس آیت کے ساتھ والی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت۔ اگر انہٗ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہوتا۔ تو پھر ضمیر کے بعد دوبارہ مرجع کے نام لینے کے کیا معنے؟ اور یہ تو فصاحت و بلاغت کے بھی صریح خلاف ہے۔ پس صاف ثابت ہوا۔ کہ انہٗ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم نہیں۔ کچھ اور ہے۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے:- وقیل ان معناہ ان القرآن لدلیلٌ للساعة لانه اٰخر الکتاب کہا گیا ہے۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف قیامت کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ آخری کتاب ہے۔ پھر تفسیر معالم التنزیل میں بھی اس آیت کے نیچے لکھا ہے:- قال الحسنُ وجماعةٌ وانّهٗ یعنی ان القرآن لعلمٌ للساعة کہ امام اور ایک جماعت نے کہا ہے۔ کہ قرآن علم للساعۃ ہے۔ پھر تفسیر جامع البیان میں بھی اسکے ماتحت لکھا ہے۔ وقیل الضمیر للقرآن۔ پس انہ کا مرجع القرآن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فرمایا۔ ھٰذا صراط مستقیم۔ اور پھر فرمایا:- لا یصدنکم الشیطان۔ فافہم وتدبر۔

الجواب الثانی:- لما ضُرب ابن مریم مثلاً میں مثیل مسیح مراد ہے، نہ کہ اصل مسیح۔ کیونکہ مثل کے معنے مانند۔ مساوی سب صفتوں میں (کریم اللغات صفحہ ۱۳۵) مانند وہمتا (منتہی الارب فی لغات العرب جلد ۴ صفحہ ۱۱۳) کے ہیں۔ پس اس آیت میں مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ چنانچہ ہمارے ان معنوں کی تصدیق نبراس شرح عقائد کی مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے:- قال مقاتل بن سلیمان ومن تابعہ من المفسرین فی تفسیر قولہ تعالیٰ وانّه لعلم للساعة قال ھو المھدی یکونُ فی آخر الزمان وبعد خروجہ تکونُ امارات الساعة (دیکھو نبراس شرح عقائد صفحہ ۴۴ حاشیہ) کہ علامہ ابن سلیمان اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ انّهٗ لعلم للساعة سے مراد مہدی ہے۔ جو آخری زمانہ میں ہو گا۔ اور اس کے ظہور کے بعد قیامت کے نشانات ہونگے۔ پس اس سے مُراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ نہ کہ عیسیٰ بن مریم جن کی وفات شمس نصف النہار کی طرح واضح ہے۔ فافھموا ایھا العاقلون الطالبون الحق۔

الجواب الثالث:- اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم الساعۃ مان لیا جائے۔ تو پھر بھی آپ کی حیات ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے آگے لکھا ہے:- وعندہٗ علم الساعة والیه ترجعون (زخرف ع ۷) کہ علم الساعۃ خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ گے۔ دیکھو! خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس کی طرف جاؤ گے۔ وہ تمہارے پاس نہیں آئیگا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ہم کس طرح خدا کے پاس جائینگے۔ صاف ظاہر ہے کہ مر کر۔ پس حضرت عیسیٰ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ اب ان کا انتظار بے سود ہے۔ اور الیه راجعون میں انا للہ وانا الیه راجعون کی طرف اشارہ ہے۔ فافھموا ایھا العاقلون

پس للہ درُّ من قال:-

قد مات عیسیٰ مطرقاً ونبینا
حیٌّ وربّی انّهٗ وافانی
فاعلم بانّ العیش لیس بثابتٍ
بل مات عیسیٰ مثل عبدٍ فانٍ

عبد الرحمٰن خادم سکرٹری انجمن ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گوجرات پنجاب۔

---

[1] ففی زاد المعاد للحافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ ما یذکر ان عیسیٰ رُفع وھو ابنُ ثلاث وثلاثین سنۃ لایعرف بہ اثرٌ یجب المصیرُ الیه قال الشامی ھو کما قال فان ذلک یروی عن النصاریٰ (دیکھو فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹) پس صاف ثابت ہے کہ یہ عقیدہ عیسائیوں سے لیا ہے۔

[1] قال مالکٌ مات (مجمع بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۸۶) نیز (اکمال الکمال شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۶۵) [2] تمسّک ابن حزم بظاہر الآیت وقال بموتہ (جلالین مع کمالین مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۰۹) [3] رسالہ ما ثبت بالسنۃ صفحہ ۴۹، ۱۱۸۔ [4] وجب نزولہٗ فی آخر الزمان ببدنٍ آخر (تفسیر عرائس البیان مطبوعہ نولکشور جلد ۱ صفحہ ۲۶۲) [5] زرقانی جلد ۱ صفحہ ۴۳ [6] قد مات عیسیٰ (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۰۹) [7] مجمع البیان زیر آیت فلما توفیتنی [8] کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰ و ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶۔ [9] بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی جلد ۳ صفحہ ۹۴ طبع مصر۔ [10] طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۶

فہرست نومبائعین

(۱۷ بقیہ)

بقیہ ماہ جون ۱۹۲۶ء

۸۰۱ - شبیر محمد صاحب ضلع لائل پور
۸۰۲ - علم الدین صاحب 〃 گورداسپور
۸۰۳ - سائیں صاحب 〃 〃
۸۰۴ - حاکم الدین صاحب 〃 〃
۸۰۵ - جان محمد صاحب 〃 سیالکوٹ
۸۰۶ - اہلیہ صاحبہ میاں نذیر احمد صاحب 〃 فیروزپور
۸۰۷ - محمد رمضان صاحب مالیر کوٹلہ
۸۰۸ - تفضل حسین صاحب ملن پوری
۸۰۹ - حسین صاحبہ ریاست پٹیالہ
۸۱۰ - چوہدری محمد الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۱۱ - حافظ حبیب اللہ صاحب بنگال
۸۱۲ - سعید الدین صاحب 〃
۸۱۳ - محمد حسین صاحب 〃
۸۱۴ - حکیم احمد اللہ خانصاحب ضلع گوڑگانواں
۸۱۵ - بابو نواب الدین صاحب ضلع گورداسپور
۸۱۶ - گلاب الدین صاحب لائل پور
۸۱۷ - عبدالرزاق صاحب بنگال
۸۱۸ - عبدالاوّل صاحب 〃
۸۱۹ - کریم النساء صاحبہ 〃
۸۲۰ - خورشیدہ بانو صاحبہ 〃
۸۲۱ - جنت النساء صاحبہ 〃
۸۲۲ - زمرد النساء 〃 〃
۸۲۳ - مالکجان 〃 〃
۸۲۴ - آیات النساء 〃 〃
۸۲۵ - فضل احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۲۶ - فیروز الدین صاحب 〃 〃
۸۲۷ - نظر احمد صاحب 〃 لائل پور
۸۲۸ - عزیز احمد صاحب 〃 〃
۸۲۹ - تومن بی بی صاحبہ 〃 رہتک
۸۳۰ - محمد صاحب 〃 گجرات
۸۳۱ - اہلیہ محمد صاحب 〃 〃
۸۳۲ - اللہ بخش صاحب 〃 〃
۸۳۳ - منشی سردار خاں صاحب میانوالی

جولائی ۱۹۲۶ء

۸۳۴ - عبدالقادر صاحب کشمیر
۸۳۵ - مستری کالا صاحب ضلع ہزارہ
۸۳۶ - غلام سرور صاحب 〃 〃
۸۳۷ - سید اکبر شاہ صاحب 〃 〃
۸۳۸ - ملک امان خاں صاحب 〃 〃
۸۳۹ - گلاب صاحب 〃 〃
۸۴۰ - محمد حیات صاحب 〃 〃
۸۴۱ - محمد زمان خاں صاحب 〃 〃
۸۴۲ - محمد اکبر صاحب 〃 〃
۸۴۳ - غلام احمد صاحب امرتسر
۸۴۴ - محمد شفیع صاحب سیالکوٹ
۸۴۵ - عبداللہ صاحب ضلع گجرات
۸۴۶ - غلام شاہ صاحب 〃 جہلم
۸۴۷ - عبدالغنی صاحب 〃 سیالکوٹ
۸۴۸ - محمد عبدالغفور صاحب بنگال
۸۴۹ - ٹی - ایم شریف دین صاحب کولمبو
۸۵۰ - مہتاب بی بی صاحبہ امرتسر
۸۵۱ - فضل الدین صاحب ضلع لاہور
۸۵۲ - عبداللہ صاحب ضلع ملتان
۸۵۳ - فتح الدین صاحب 〃 ہوشیارپور
۸۵۴ - شمیم حسین صاحب 〃 حصار
۸۵۵ - فضل الٰہی صاحب 〃 ملتان
۸۵۶ - سردار صاحب 〃 گوجرانوالہ
۸۵۷ - بھری بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۵۸ - عالم بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۵۹ - عطا محمد صاحب ٹھیکیدار 〃 〃
۸۶۰ - شیخ فقیر محمد صاحب ریاست مالیر کوٹلہ
۸۶۱ - اہلیہ صاحبہ فقیر محمد صاحب 〃 〃
۸۶۲ - دختر فقیر محمد صاحب 〃 〃
۸۶۳ - پسر فقیر محمد صاحب 〃 〃
۸۶۴ - 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۶۵ - محمد ابراہیم صاحب ضلع گجرات
۸۶۶ - میاں الھڈنو صاحب ضلع نوابشاہ
۸۶۷ - اہلیہ صاحبہ میاں الھڈنو صاحب 〃 〃
۸۶۸ - قادر صاحب 〃 〃
۸۶۹ - گل حسن صاحب 〃 〃
۸۷۰ - شفیع محمد صاحب 〃 〃
۸۷۱ - شرم خاتون صاحبہ ضلع نوابشاہ
۸۷۲ - اہلیہ صاحبہ علی بخش صاحب 〃 ہوشیارپور
۸۷۳ - غلام حسین صاحب 〃 〃
۸۷۴ - نعمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۷۵ - بشیرہ بیگم صاحبہ 〃 〃
۸۷۶ - عبدالرشید صاحب بنگال
۸۷۷ - منشی نظام الدین صاحب 〃
۸۷۸ - زوجہ نظیر احمد صاحب چوہدری 〃
۸۷۹ - نبی بخش صاحب کشمیر
۸۸۰ - احمد وارث ضلع نوابشاہ
۸۸۱ - سردار محمد احمدی 〃 ملتان
۸۸۲ - امانت علی شاہ 〃 سرگودھا
۸۸۳ - محمد صادق صاحب 〃 〃
۸۸۴ - خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ 〃 مونگھیر
۸۸۵ - شیخ عبدالرزاق صاحب 〃 میسور
۸۸۶ - سید عباس حسین صاحب 〃 〃
۸۸۷ - سردار احمد خانصاحب 〃 پیلی بھیت
۸۸۸ - احمد صاحب ریاست کپورتھلہ
۸۸۹ - سید محمد ابراہیم صاحب 〃 بہاولپور
۸۹۰ - اہلیہ منشی سردار محمد صاحب 〃 〃
۸۹۱ - عبدالمجید صاحب 〃 گلبرگہ
۸۹۲ - چوہدری پھول الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۹۳ - ماہی صاحب 〃 〃
۸۹۴ - پیراندتا صاحب 〃 〃
۸۹۵ - اللہ بخش صاحب 〃 〃
۸۹۶ - فضل الدین صاحب 〃 〃
۸۹۷ - غلام رسول صاحب 〃 〃
۸۹۸ - عمر الدین صاحب 〃 〃
۸۹۹ - ایم - اے نیاز صاحب ڈیرہ اسماعیلخاں
۹۰۰ - محمد فیروز خاں صاحب کراچی
۹۰۱ - راجہ خاں صاحب ضلع گجرات
۹۰۲ - اہلیہ بھنبو خاں صاحب 〃 ہوشیارپور
۹۰۳ - اہلیہ اللہ دتا صاحب 〃 منٹگمری
۹۰۴ - اہلیہ صاحبہ چوہدری نعمت خانصاحب 〃 کانگڑہ
۹۰۵ - بنت 〃 〃 〃 〃 〃
۹۰۶ - داماد چوہدری بدرالدین صاحب 〃 گورداسپور
۹۰۷ - راجا خاں صاحب ٹانگو
۹۰۸ - ہاجرہ صاحبہ مالابار
۹۰۹ - پی محمد صاحب 〃
۹۱۰ - میاں احمد صاحب نوابشاہ سندھ
۹۱۱ - میاں مولڈینو صاحب 〃 〃
۹۱۲ - بچل صاحب 〃 〃
۹۱۳ - محمد ہاشم صاحب 〃 〃
۹۱۴ - ارباب خاتون صاحبہ 〃 〃
۹۱۵ - رسول بخش صاحب 〃 〃
۹۱۶ - اہلیہ میاں احمد صاحب 〃 〃
۹۱۷ - اہلیہ میاں مولڈینو صاحب 〃 〃
۹۱۸ - عظیمہ خاتون صاحبہ 〃 〃
۹۱۹ - مائی سبھائی صاحبہ 〃 〃
۹۲۰ - رحمت خاتون 〃 〃 〃
۹۲۱ - اخوند قادر بخش صاحب 〃 〃
۹۲۲ - اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
۹۲۳ - لعل بخش صاحب 〃 〃
۹۲۴ - اہلیہ 〃 〃 〃 〃
۹۲۵ - فاطمہ صاحبہ 〃 〃
۹۲۶ - گاجی خاں صاحب 〃 〃
۹۲۷ - بہادر خاں صاحب 〃 〃
۹۲۸ - ماکن خاں صاحب 〃 〃
۹۲۹ - اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
۹۳۰ - فضل خاں صاحب 〃 〃
۹۳۱ - محبت خاں صاحب 〃 〃
۹۳۲ - احمد صاحب 〃 〃

اگست ۱۹۲۶ء

۹۳۳ - حکیم عبدالعزیز صاحب امرتسر
۹۳۴ - اہلیہ حکیم 〃 〃 〃
۹۳۵ - بنت 〃 〃 〃 〃
۹۳۶ - فرزند 〃 〃 〃 〃
۹۳۷ - 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۹۳۸ - مشتاق احمد صاحب ضلع ملتان
۹۳۹ - علم الدین صاحب 〃 گورداسپور
۹۴۰ - احمد خانصاحب 〃 گجرات
۹۴۱ - محمد بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۴۲ - اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب 〃 ہزارہ
۹۴۳ - عبدالرحمٰن خانصاحب بلگام
۹۴۴ - عبدالصمد خاں صاحب 〃
۹۴۵ - اہلیہ میاں محمد بشیر صاحب شملہ
۹۴۶ - محمد یٰسین صاحب ضلع ہزارہ

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہرین ہیں۔ مدیر الفضل (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

اللہ شافی

ملیریا بخار کی مجرّب و آزمودہ دوا،

کونین سے بڑھکر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار) قاتل ملیریا ہے جسکے استعمال سے سخت سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرّب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرّب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس ہمارے بھائی جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ کلدار بلا محصول وغیرہ

خواہشمند اس کو طلب فرماتے وقت جبتک کہ چار آنہ (۴؍) کے ٹکٹ لفافے میں بند کر کے روانہ نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ان کی فرمائش کی تعمیل نہیں کی جائے گی۔

المشتہر

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالیجناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ چوک اسپاں حیدر آباد دکن

اس سے بڑھکر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

سرمہ کے تمام اشتہار دینے والوں کو چیلنج۔ کوئی اشتہار دینے والا اس کے مقابلہ میں اس قسم کی سند پیش کرے

(تریاق چشم رجسٹرڈ)

کے متعلق ہندوستان بھر کے بہت بڑے خاص ماہر امراض چشم ولایت کے سند یافتہ ڈاکٹر کیپٹن ایس۔ اے۔ فاروقی (سرکاری اعلیٰ افسر) ایم۔ ڈی۔ ای۔ ایس کا سارٹیفکیٹ (ترجمہ)

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا حاکم بیگ ساکن گجرات (پنجاب) کے تیار کردہ تریاق چشم کو میں نے اپنے چند بیماروں پر آزمایا۔ اور اسے آنکھ کے زخم۔ پانی بہنا اور ککروں کے لئے بہت مفید اور مؤثر پایا۔ اس کے اجزاء امراض چشم کے علاج کے لئے بہت مشہور ہیں۔ اور ان اجزاء کی مقدار ہر طرح سے صحیح اور ٹھیک نسبت سے ملائی گئی ہے موجد کے تریاق چشم کے تیار کرنے کا طریق زمانہ حال کے مروجہ طریقہ کے مطابق صاف اور ستھرا ہے۔ دستخط

ایس۔ ایم۔ اے۔ فاروقی کیپٹن ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ اوپتھلمک سپشلسٹ (خاص ماہر امراض چشم)"

نوٹ:۔ قیمت "تریاق چشم" (رجسٹرڈ) پانچ روپے فی تولہ۔ اور محصول ڈاک علاوہ موازی ۸ مر بذمہ خریدار۔

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

نہایت مفید کتابیں

تجربات نور الدین ہر دو حصہ ۱۲؍ ازالہ اوہام ۲؍ سیرت ۸؍ حمائل شریف عمدہ آئینہ کمالات اسلام ۳؍ فتح اسلام ۵؍ توضیح مرام ۵؍ سیرت مسیح موعود ۲؍ اردو ادعیہ مجدد چھاپا بمعہ فوٹو ۱۲؍ بارہ نشان ۱؍ نمازمترجم ۱؍ شہادت مولوی عبداللطیف صاحب ۱؍ اکٹھا خریدنے والوں کو رعایت۔ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

محافظ دندان

یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا خوشبودار خوشرنگ اور خوش ذائقہ پوڈر ہے اس کے استعمال سے ہلتے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ دانتوں یا مسوڑوں سے خون جانا بند ہو جاتا ہے۔ دانتوں کو پانی لگنے کو بے حد مفید ہے۔ منہ دن بھر خوشبودار رہتا ہے۔ دانت نہایت چمکدار اور خوشنما نکل آتے ہیں۔ اور کوئی دانتوں کی بیماری نہیں ہوتی تاکہ آپ نمونہ دیکھکر ہماری صداقت کا امتحان کر سکیں۔ نمونہ کی پڑیہ صرف ۱؍ برائے محصول ڈاک آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ جو صاحب بیکار ہوں یا کم تنخواہ ہو یا دوکاندار ہوں۔ وہ صرف دو گھنٹہ اپنے ہی گھر پر کام کر کے کم از کم ایک روپیہ یومیہ نہایت آسانی سے کما سکتے ہیں۔ مفصل سکیم بالکل مفت روانہ کی جاتی ہے۔

سی۔ پی۔ اسٹورز۔ صدر بازار۔ ناگپور۔

خیاطی پیشہ اصحاب کو خوشخبری،

اس فن کے شوق رکھنے والے اور عام درزی صاحبان کی سہولت کیلئے ہمارے پاس سلائی کی سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ پائدار و مضبوط خوب فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائداری مضبوطی کے قیمت نہایت کم تاکہ ہر حاجتمند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلنے والی قیمت پچاس روپیہ پاؤں سے کام کرنیوالی قیمت ساٹھ روپیہ۔ محصول پیکنگ بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ دس روپیہ ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہوگی جو دوست کل قیمت پہلے روانہ کرینگے انکو محصول پیکنگ معاف۔

المشتہر

احمدیہ امپوریم ایجنسی اینڈ جنرل مرچنٹس کمشنر ایجنٹ نمبر ۱ پچھائیہ

اشتہار۔ تین آنہ میں گھر بیٹھے گورمکھی پڑھ لو۔ میرے پیارے عزیزو اور بزرگو! بندہ نے بڑی محنت سے گورمکھی قاعدہ تیار کیا ہے جس کے ذریعے اردو جاننے والے ایک ہفتہ تک گورمکھی پڑھنا سیکھ سکتے ہیں تین آنہ کے ٹکٹ بھیجکر کتاب مذکور منگوا لیں جلدی کریں بہت تھوڑی جلدیں رہ گئی ہیں۔

المشتہر

منشی عبدالعزیز ہیڈ ماسٹر احمدیہ پرائمری سکول بھیری تحصیل گوجرانوالہ

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

ممالک غیر کی خبریں

—— جنیوا ۲۵ اگست۔ بیس جرمنی لڑکوں اور لڑکیوں کی ایک جماعت جو اپنے آپ کو فطرت کا مطالعہ کرنے والی کہتی تھی۔ دریائے ماگیا سنفس نوکارذ میں از سرتا پا برہنہ ہوکر داخل ہوگئی اور ناچ گانا منانے لگی۔ جس سے ناگفتنی نتائج رونما ہوئے۔ پولیس بروقت مداخلت نہ کرسکی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مقامی نوجوانوں نے فطرت کا مطالعہ کرنے والے لڑکوں کو سزا دی۔ بعد میں پولیس نے مجرموں کو نکال دیا۔

—— لنڈن ۲۸ اگست۔ اخبار "ڈیلی میل" کے نامہ نگار مقیم پیرس کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے حامیان شہنشاہیت اور دولتمند مالکان کارخانہ اس بات کی کوشش کررہے ہیں۔ کہ سابق قیصر جرمنی کو جلد سے جلد جرمنی واپس بلایا جائے۔ سابق قیصر اور ان کے احباب کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ ہالینڈ میں قیدی کی حیثیت سے نہیں ہیں۔ اور نہ حکومت ڈچ کو یہ اختیار ہے۔ کہ وہ انہیں اس ملک سے جانے سے روکے۔ وہ صرف اپنے وعدہ پر قائم ہیں۔ لیکن اگر اس کی خلاف ورزی کی ضرورت ہوئی۔ تو وہ اپنے ضمیر کے مطابق عمل کرینگے۔

—— لنڈن ۳۱ اگست۔ ملک معظم نے اس مرتبہ بھی دلدل کے شکار میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی ہے۔ ابھی حال میں ایسٹیٹ کی دلدل میں صرف ایک دن کے شکار میں آپ کو ایک سو بارہ چڑیاں ملیں۔

—— رگبی ۳۰ اگست۔ ڈاکٹر جان جارج ایڈم کا انتقال ہوگیا۔ آپ اصلیت امراض کے بہت بڑے ماہر اور لیورپول یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔

—— کوریا کی ریلوے لائنوں پر ایک تفریحی ٹرین چلانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ اس ٹرین میں جاپان، روس، چین اور کوریا کے جادوگر، بھان متی، رقاص وغیرہ ملازم رکھے جائیں گے۔ یہ ہر سٹیشن پر ٹھیر کر ریلوے کے تنہا ملازمین اور ان کے خاندانوں کو تماشے دکھایا کرے گی۔

—— جرمنی کے پولیس والوں کی حفاظت کیلئے بجلی کا ایک آلہ ایجاد ہوا ہے۔ جس کی وضع قطع بالکل کلائی کی سی ہے۔ اس آلہ کے چھوتے ہی حملہ آور کو ایک ایسا جھٹکا لگتا ہے۔ کہ وہ کئی منٹوں تک بالکل معطل و بیکار ہو جاتا ہے۔

—— ماسکو ۳۱ اگست۔ ایک اسٹیمر "بروو لسٹاگ" جو بنن گراڈ سے کرانسٹاڈ جارہا تھا ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا۔ کیونکہ کہرا اس قدر پڑ رہا تھا۔ کہ قریب کی کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی۔ جہاز مذکور اپنے سامنے کے ایک جرمن اسٹیمر سے ٹکرانے سے بچنے کی کوشش میں پیچھے ہٹا تھا۔ جہاز کے پیندے میں ایک بڑا شگاف ہوگیا۔ اور پندرہ منٹ میں غرق ہوگیا۔ سو آدمیوں کی جانوں کا نقصان ہوا۔

—— لنڈن ۳۱ اگست۔ پونٹی پول کے قریب باؤنٹیں سانڈ میں پولیس اور کانکنوں میں تصادم ہوگیا۔ پولیس کو ڈنڈے استعمال کرنے پڑے۔ جس میں کئی آدمیوں کے سر پھوٹے اور شدید زخم آئے۔ کانکنوں کے ہمراہ ان کی عورتیں بھی تھیں۔ عورتوں نے بڑا شور و غل مچایا۔ پولیس کے کئی آدمی بھی زخمی ہوئے ہیں۔ آخر میں امن قائم کرلیا گیا۔

—— پیرس ۲۸ اگست۔ موسیو ڈوونال کی جگہ پر شام میں موسیو پونسو جو وزارت خارجہ میں افریقی معاملات کے لئے نائب ڈائرکٹر تھے۔ فرانسیسی ہائی کمشنر مقرر کرکے بھیجے گئے ہیں۔ ان کے تقرر کا اخبارات میں خاص خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اور معاملات مشرقی پر ان کی معلومات کا خاص ذکر کیا جارہا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

—— بمبئی ۳۰ اگست۔ "انڈین ڈیلی میل" کے نامہ نگار مقیم حیدرآباد کا بیان ہے۔ کہ حضور نظام نے ان تمام اصلاحات کو قبول کرلیا ہے۔ جو حکومت ہند نے پیش کی ہیں۔ اور اس کی پہلی قسط ایک "جریدہ" میں شائع کی گئی ہے۔ اس کے رُو سے حضور نظام سوائے سرکاری اراضی کے معاملات کے کسی اراضی کے متعلق عرضداشت کی سماعت نہ کریں گے۔ آئندہ مختلف عرضداشتیں ریاست کے مختلف افسروں کے روبرو پیش ہوا کریں گی۔ اور عرضداشتوں پر غور کرنے اور عرضداشت پیش کرنے والوں سے ملاقات کرنے کے لئے اعلیٰ افسر انتظامی کونسل کا صدر ہوگا۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ موزون یورپین افسروں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے برقی پیغامات روانہ کئے جارہے ہیں۔

—— کلکتہ ۲۸ اگست۔ انجمن اخبار نویساں ہند کا ایک جلسہ مسٹر جے چودہری کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور ایک قرارداد میں مسودہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی منظوری کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ جس میں پولیس کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ دفعہ ۱۵۲ (الف) تعزیرات ہند کے تحت میں جرائد و رسائل کی جو کاپیاں آئیں۔ انہیں ضبط کرے۔ نیز قرار دیا گیا۔ کہ یہ خطرناک اور خلاف قانون ہے۔ اور حکومت کے اس طرز عمل کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کیا گیا۔ کہ اس نے غیر سرکاری ارکان کی مجوزہ احتیاطی ترمیموں کو مسترد کردیا۔ علی الخصوص اس تجویز کو اس مسودۂ قانون پر صرف اس وقت عمل میں کیا جائے۔ جب عدالت فیصلہ کردے۔

—— بہار و اڑیسہ کی لوکل سلف گورنمنٹ کے سیکرٹری آنریبل بابو گنیش دت سنگھ نے پبلک کام کے لئے ایک فنڈ کھولا ہے۔ جس میں انہوں نے خود ایک لاکھ سے زائد روپیہ کا دان دیا ہے ان کا ارادہ ہے۔ کہ پٹنہ میں ایک اناتھ آلیہ کھولا جائے۔ اور یہ روپیہ ان پر صرف کیا جائے۔

—— دہلی یکم ستمبر۔ آج صبح مولوی مظہر الدین مدیر "الامان" دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کرکے پانسو کی ضمانت پر چھوڑ دیئے گئے۔ الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے مضامین لکھے۔ جن سے فرقہ وارمنافرت پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔

—— مہاراجہ پٹیالہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک جماعت ایسی پیدا ہوگئی ہے۔ جو مذہب کی آڑ لے کر مختلف اقوام میں منافرت پھیلا رہی ہے۔ اور بھائی کو بھائی کے خلاف ابھار رہی ہے۔ دربار پٹیالہ کی رعایا کے مختلف فرقوں کے مابین خوشگوار اور اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہوسکے۔ ایسے اشخاص کو ریاست کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ آئندہ باہر کا کوئی شخص اس وقت تک کسی مذہبی جلسے میں تقریر نہ کرسکے گا۔ جب تک کہ وہ زیر دفعہ کے مقرر کردہ مقامی افسر سے تحریری اجازت نہ لے لیگا۔ اور وہ افسر اس اجازت کو بغیر نوٹس کے واپس لینے کا مجاز ہوگا۔

—— شعبہ اطلاعات پنجاب کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ ۲۶ اگست کو فسادات راولپنڈی سے پیدا ہونے والے بیس مقدمات کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ دس مقدمے ابھی ماتحت عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ دو مقدمے سشن کی عدالت کے سپرد کردیئے گئے۔ ماتحت عدالتوں میں جن مقدمات کے فیصلے سنائے گئے۔ ان میں سے دس مقدموں میں ملزموں کو سزائیں دی گئیں۔ آٹھ مقدموں کے ملزمین بری کردیئے گئے اور دو مقدمے سشن کی عدالت میں بھیجے گئے۔ کل چودہ اشخاص سزایاب ہوئے۔ جن میں ۳ ہندو چار سکھ اور سات مسلمان ہیں۔ گیارہ اشخاص بری کردیئے گئے۔ جن میں سے تین ہندو تین سکھ اور پانچ مسلمان تھے۔

—— کلکتہ ۳۱ اگست۔ چوالیس مسلمانوں پر ایڈیشنل پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے راج راجیشوری کے جلوس کے سلسلہ میں بلوہ کرنے کا اور دیگر الزامات کا جرم عائد کردیا۔ اور انہیں مختلف میعادوں کے لئے قید با مشقت کی سزا دی۔

—— خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی دہلی نے آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کو سالانہ اجلاس کے واسطے آئندہ کرسمس میں مدعو کیا ہے۔ امید ہے کہ کانفرنس کمیٹی اس دعوت کو قبول کریگی۔ اور آئندہ اجلاس کانفرنس مسلمانان دہلی کی ترقی کیواسطے [illegible]

(منشی عبدالرحمٰن، کشمیری، قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)